فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. NO. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۸ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۱۴ شہادت ۱۳۴۱ ہش ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل بھی حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صدر ایوب کی طرف سے انجینئروں کو ترقیاتی اخراجات میں کفایت سے کام لینے کا مشورہ

انجینئر احتیاط سے کام لیں ذرا سی غلطی سے قومی ترقی کی رفتار بُری طرح متاثر ہو گی

راولپنڈی ۱۳ اپریل۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے انجینئروں کو مشورہ دیا ہے کہ ترقی کے منصوبوں پر جو بھاری اخراجات ہو رہے ہیں ان میں کفایت سے کام لیا جائے۔ اور روپیہ ایسے طریقے سے صرف کیا جائے کہ ملک کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ صدر ایوب کل یہاں انسٹی ٹیوشن آف انجینئرز کی آٹھویں سالانہ کنونشن کا افتتاح کر رہے تھے — صدر ایوب نے کہا پاکستان میں ملکی و غیر ملکی سرمایے اور قدرتی وسائل کو بروئے کار لانے سے ملک میں کھپت بڑھ گئی ہے۔ اور ملک کی صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ اس صورت حال نے انجینئروں کے کندھوں پر اور زیادہ ذمہ داریاں لا ڈالی ہیں۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبے اور سیم و تھور کے انسداد اور ایسے منصوبوں پر بھاری رقوم صرف ہونگی۔ لہذا انجینئروں کو چاہیئے کہ وہ کفایت سے کام لیں اور غلطی نہ ہونے دیں۔ اور احتیاط سے کام لیں۔ انجینئر سے اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی تو وہ مہنگی پڑے گی۔ غلطی سے نہ صرف روپیہ برباد ہو گا بلکہ وقت بھی ضائع ہو گا۔ آپ نے انجینئروں سے کہا کہ بڑے بڑے منصوبے ہمارا نصب العین نہیں بلکہ یہ ایک بلند مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں اگر کسی منصوبے میں ذرا سی بھی غلطی ہوئی تو قومی ترقی پر بہت ناخوشگوار اثر پڑے گا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس امر کو ترقی کی حوصلہ افزا علامت قرار دیا کہ پہلے صنعتی شعبہ میں نجی سرمایہ نہیں ہوتا تھا اور صنعتی ترقی کے لئے پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن ایسے اداروں پر بھروسہ کرنا پڑتا تھا لیکن آج ملک کے محدود ہونے کی وجہ سے نجی سرمایہ کاروں سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ابھی رک جائیں۔ صدر ایوب نے اس بات پر زور دیا کہ مستقبل کے ترقیاتی منصوبوں اور صنعتی ترقی کی موجودہ تیز رفتاری ملک میں زیادہ سے زیادہ تربیت یافتہ افراد کی ضرورت کی غماز ہے ؟

آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ ہمارا نیا تعلیمی نظام اس ضرورت کو پورا کر سکے گا۔ اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے نئے تعلیمی نظام میں فنی و سائنسی تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ کنونشن کی افتتاحی تقریب میں کابینہ کے وزیروں اعلیٰ سرکاری افسروں اور ۲۰۰ سے زائد ملکی و غیر ملکی انجینئروں نے شرکت کی

امریکی وزیر خارجہ سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور عزیز احمد کی ملاقات

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ پاکستانی سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر عزیز احمد نے کل مسئلہ کشمیر کے متعلق امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی ان کے ہمراہ تھے پاکستانی ذرائع نے کہا ہے کہ وہ اس ملاقات کے بارہ میں اس کے علاوہ اور کوئی تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں کہ گفتگو کا موضوع کشمیر تھا۔

مشرقی پاکستان کا وفد

پہلی پارٹی بخیریت ڈھاکہ پہنچ گئی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مسٹر ایس ایم حسن امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ وفد کی پہلی پارٹی بخیریت ڈھاکہ پہنچ گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ پارٹی تین اصحاب پر مشتمل ہے یعنی محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔

دوسری پارٹی ربوہ سے روانہ ہو چکی ہے اور آج بتاریخ ۱۲ اپریل لاہور سے روانہ ہونیوالی ہے اور انشاء اللہ آج شام کو ہی ڈھاکہ پہنچ جائیگی۔ یہ پارٹی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور عزیز مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اور عزیز میرداؤد احمد صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ پر مشتمل ہے۔ پہلی پارٹی کے ساتھ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سنانے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وفد کو مشرقی پاکستان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور بابرکت بنائے

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء

مسماۃ نوربی بی صاحبہ کی وفات

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

پرسوں بتاریخ ۹ اپریل۔ لائل پور سے مسماۃ نوربی بی صاحبہ کا جنازہ ربوہ آیا۔ نوربی بی صاحبہ مہر اللہ دتا صاحب کی ہمشیرہ تھیں اور باوجود اس کے کہ ان کا خاوند غیر احمدی تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو نہ صرف احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی بلکہ مقبرہ بہشتی کے لئے وصیت کرنے کی سعادت بھی عطا کی اور جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے مرحومہ نے اخلاص اور نیکی کی زندگی گزاری۔ دوست اس صالح خاتون کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھائی اور دوسرے عزیزوں کو صبر عطا کرے آمین

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۴/۶۲

جنوبی ویٹ نام میں ۸۷ کمیونسٹ ہلاک

سائیگون ۱۳ اپریل۔ جنوبی ویٹ نام میں سرکاری فوجوں نے گزشتہ ہفتہ ۶۰ کمیونسٹوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ ۸ اور ۹ اپریل کو سرکاری فوجوں نے کمیونسٹوں کے خلاف وسیع پیمانہ کی کارروائیوں میں مزید ۱۸ کمیونسٹ ہلاک کر دیئے اور دو مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۲ء

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

— صدق جدید لکھنؤ کے ایک نوٹ سے

"جاہلیت و اسلام کا معرکہ آج پھر درپیش ہے۔ موسیٰ۔ کلیم اور فرعون دشمن دین کی کشمکش کا نقشہ اس وقت پھر کھینچا ہوا ہے۔ اقتدار اپنے ٹڈی دل لشکروں کے ساتھ اپنے فضائی طیاروں کے ساتھ اپنے خلائی راکٹوں کے ساتھ آج پھر ایمان اور اس کے تقاضوں کے کچلنے کو آمادہ ہے۔ اقتدار ہر سمت سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ عرب تک کلمہ "سیکولرازم" کا پڑھنے لگے ہیں۔ اور نظام اسلامی کے نام سے شرما کر اور اتحاد، اتصال و استحکام کی بنیاد بجائے اخوت دینی کے وحدت لسانی، وحدت نسلی اور وحدت تہذیبی میں فخریہ تلاش کرنے لگے ہیں۔

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

آج پہلوان درحقیقت وہی ہے جو عصر حاضر کے اس چیلنج کو قبول کر کے اس سے ٹکر لینے پر آمادہ ہو!"

(صدق جدید لکھنؤ ۶ راپریل ۶۲ء ص۱)

آج سے ۷۰ سال پہلے اس جنگ عظیم کی اطلاع اس سے بھی بڑھ کر زوردار لفظوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی اور مسلمانوں کو للکار کر دعوت دی تھی کہ وہ میدان میں نکل کر اس چیلنج کا جواب دیں چنانچہ آپ نے اپنی سب سے پہلی تصنیف رسالہ "فتح اسلام" میں فرمایا کہ

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔"

(رسالہ فتح اسلام ص۴)

آپ نے ان حالات کا صرف تذکرہ ہی نہیں کر دیا تھا اور بس بلکہ آپ نے مسلمانوں کو وہ علاج بھی بتایا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس چیلنج کا مقرر کیا ہے۔

"یہ کہ مسیحی قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔"

(رسالہ فتح اسلام ص۵-۶)

اس طرح آپ صرف یہ کہہ کر کہ

"آج پہلوان درحقیقت وہی ہے جو عصر حاضر کے اس چیلنج کو قبول کر کے اس سے ٹکر لینے پر آمادہ ہو۔"

خاموش نہیں بیٹھ رہے تھے بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی آواز پر عمل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمر ہمت کس لی اور مسلمانوں کو جگانا شروع کیا۔ مگر وہ نہ جاگے تو آپ تن تنہا ہی میدان میں کود پڑے۔ آپ رک نہیں سکتے تھے۔ آپ نے کام شروع کر دیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے لیکر ایک متواتر گو آہستہ رفتار سے ہی سہی اپنا کام استقلال کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے اور زمانہ کے اس چیلنج کو قبول کر کے میدان میں نکلی ہوئی ہے۔

احباب جماعت آپ جانتے ہیں کہ آپ نے عصر حاضر کے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہوا ہے۔ آپ اس انسان کی کھڑی کی ہوئی جماعت ہیں جس نے تن تنہا عصر حاضر کے اس چیلنج کو قبول کیا تھا۔ اس سے اندازہ کر لیجئے کہ وہ کتنا بڑا انسان تھا اور کیا وہ ایسے کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے بغیر ہاتھ ڈالنے کی جرأت کر سکتا تھا؟

بے شک عام طور پر مسلمانوں نے آپ کی للکار کو ستا ان سنا کر دیا تھا مگر رفتہ رفتہ زمانے نے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اکثر اہل علم حضرات کو اس خطرۂ عظیم سے خبردار کر دیا ہے تاہم ابھی تک یہ لوگ اس عالم میں ہیں کہ؎

ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

وہ ابھی اسی خواب میں پڑے ہیں کہ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

یعنی غیب سے کوئی مرد آئے گا اور وہ کام کریگا ان کا یہ خیال تو درست ہے کہ یہ کام غیب سے آنے والا ہی کوئی مرد سرانجام دے گا۔ مگر وہ پہلوان ابھی تک ان کے لئے نہیں آیا مگر آپ کے لئے وہ آ چکا ہے۔ اس سے خیال کر لیجئے کہ آپ پر کتنی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ آپ نے اس "مردے از غیب" کی للکار کو سن کر لبیک کہا ہے۔ اس نے آپ کو صراط مستقیم پر ڈال دیا ہے اور ہر قسم کے سامان جنگ سے لیس کر کے میدان جنگ میں کھڑا کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس میدان میں آگے آگے ہی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر یہ بھی سوچئے کہ آپ کی جنگ کس کے مقابلہ میں ہے۔ یہ دشمن دین وہ ابلیس لعین ہے کہ آج سارا زمانہ اس کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ تمام مادی قوتوں کا لشکر اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس نے "اسلامی دنیا" کی صفوں میں بھی رخنے ڈال دئے ہیں اور "کشتی نوح" کے ملاح بھی طوفان کے ساتھ مل گئے ہیں۔ صدق جدید کے اوپر کے الفاظ ہیں

"اقتدار اپنے ٹڈی دل لشکروں کے ساتھ اپنے فضائی طیاروں کے ساتھ اپنے خلائی راکٹوں کے ساتھ آج پھر ایمان اور اسکے تقاضوں کے کچلنے کو آمادہ ہے۔ اقتدار ہر سمت سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ عرب تک کلمہ "سیکولرازم" کا پڑھنے لگے ہیں اور نظام اسلامی کے نام سے شرما کر اور اتحاد، اتصال و استحکام کی بنیاد بجائے اخوت دینی کے وحدت لسانی، وحدت نسلی اور وحدت تہذیبی میں فخریہ تلاش کرنے لگے ہیں۔"

یہ ہے میدان جنگ جس میں آپ کھڑے ہیں اللہ تعالیٰ کو آپ کی پامردی پر بھروسہ ہے۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت آپ کو اب تیز تیز ہی نہیں مگر استقلال اور یقینی قدم سے آگے بڑھنا ہے۔ سلطنت کے اسلحہ بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی دنیا شیطانی لشکروں کے پاؤں سے کچلی جائے اور آپ دیکھتے کھڑے رہ جائیں۔

یاد رکھئے آپ کے سوا اس میدان میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی بھی آپ کا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے۔ آپ میدان میں اکیلے ہیں۔ واحد جماعت ہیں۔ پھر آپ کے پاس مادی سامان بھی نہیں ہیں، اس طرح آپ نہ صرف قلیل ہیں بلکہ علیل بھی ہیں۔ مگر آپ کے دل پُرامید ہیں کیونکہ آپ اس انسان کے ساتھی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے آپ کمزور نہیں ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو اس کو کسی دوسرے کی مدد کی کیا ضرورت ہے۔ یہ دنیوی اور مادی طاقتیں اس کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا
وانتم الاعلون
ان کنتم مومنین۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

نیا تبلیغی نظام ۔ کامیاب تقاریر ۔ لٹریچر کی اشاعت ۔ اہم تقریبات میں شرکت ۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام

احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا کی ششماہی رپورٹ

از مکرم عبدالکریم صاحب شرما بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مشرقی افریقہ کے ساحل پر اسلام پہلی صدی میں پہنچ گیا تھا جو آہستہ آہستہ ساحلی علاقہ کو متاثر کرتا رہا۔ اور بعد میں عربوں کے ذریعہ اندرون ملک بھی پہنچا۔ یوگنڈا کا ملک چونکہ ساحل سے دور اور الگ تھلگ واقع ہے اس لئے اسلام کا نفوذ یہاں جلد نہ ہو سکا۔ انیسویں صدی کے وسط میں اسلام یہاں عرب تاجروں کے ذریعہ پہنچا۔ ان کے تھوڑا ہی عرصہ بعد عیسائی مشنری بھی پہنچ گئے۔ اور دونوں نے یہاں کے حکمران خاندانوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا۔ دربار میں کبھی عربوں کا اثر بڑھ جاتا تھا اور کبھی پادریوں کا۔ باہمی رقابت کے سبب جھگڑے بڑھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ دربار میں مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا اور ایک مسلمان پرنس Kalema نامی کو بادشاہ بنایا گیا۔ یہ پرنس دو سال حکمران رہا۔ آخر اس کے تعلقات عربوں کے ساتھ بگڑ گئے۔ عیسائیوں نے اکٹھے ہو کر اس پر چڑھائی کی اور اسکو مار بھگایا۔ اور اس کی جگہ ایک ایسے شخص کو تخت نشین کیا جو عیسائیوں کا طرفدار تھا مسلمان تتر بتر ہو گئے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ اسلام جو اس وقت تک دار الحکومت تک محدود تھا دوسرے علاقوں میں بھی پہنچ گیا۔ مسلمانوں کے شاہی دربار سے نکل جانے کے بعد رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ فرقوں کے درمیان کشمکش ہونے لگی۔ جو بالآخر خون خرابہ پر منتج ہوئی۔ کئی معرکے لڑے گئے اسی اثناء میں انگریزوں نے یوگنڈا کو اپنی حمایت میں لے لیا۔ انگریزی تسلط قائم ہونے کے بعد اگرچہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا لیکن یوگنڈا میں مذہبی تعصب کا بیج بو دیا گیا۔ جس کو عیسائی چرچ اب تک ہوا دیتے چلے جاتے ہیں۔

انگریزوں کی حکمت عملی میں یہ بات داخل تھی کہ جس طرح بھی ہو عیسائیت کو اس ملک میں فروغ دیا جائے۔ چنانچہ اسلام کے مقابلہ میں حکومت نے عیسائیت کی ہر طرح پر مدد کی Mr Roland Oliver M.A. PHD. جو لنڈن یونیورسٹی میں ہسٹری کے پروفیسر تھے اپنی کتاب The Missionary Factor in East Africa میں لکھتے ہیں :-

"یہ عجیب بات ہے کہ انگریزی علاقوں میں اسلام کی ترقی اور اشاعت سے عیسائی مشن اس قدر ترساں نہ تھے جس قدر کہ خود انگریزی حکومت چنانچہ حکومت نے اسلام کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدام کئے"

Sir Herry Johnston نے جو ۱۸۹۹ء میں یوگنڈا کے گورنر تھے۔ مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر کہا کہ "مذہب کی بناء پر جو خطرات ہماری سیاست کو پیش آ سکتے ہیں۔ ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے لامذہب افریقیوں کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام یا عیسائیت میں سے کسی ایک مذہب کو ہی اختیار کریں" اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کی امداد اور حوصلہ افزائی نے دیکھتے دیکھتے سارے ملک میں عیسائی مشنوں اور سکولوں کا جال پھیل گیا۔ اور لامذہب افریقی دھڑا دھڑ عیسائیت کی آغوش میں آنے لگے۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ یوگنڈا میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ مسلمان اقلیت میں ہیں۔ عیسائی تعلیمی لحاظ سے فوقیت رکھتے ہیں اور حکومت کے مناصب پر قابض ہیں مسلمان کاشتکار اور تجارت پیشہ ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے اگرچہ پس ماندہ ہیں لیکن اقتصادی لحاظ سے نسبتہً اچھی حالت میں ہیں۔ افریقہ کے دوسرے ممالک کے برعکس یہاں کی سیاست میں مذہب کافی حد تک اثر انداز ہو رہا ہے۔ انتخابات میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ امیدوار کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ملک میں دو بڑی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ڈیمو کریٹک پارٹی کی قیادت رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ پارٹی اس وقت برسر اقتدار ہے۔ دوسری پارٹی Uganda People's Congress اس کی لیڈر شپ پراٹسٹنٹ فرقوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی اکثریت بھی موخر الذکر پارٹی کا ساتھ دے رہی ہے۔ انگریز اپنی بساط حکومت سمیٹ رہے ہیں۔ آزادی کی تاریخ ۹ اکتوبر مقرر ہو چکی ہے۔ ہر چرچ حکومت میں اپنے فرقہ کا تسلط دیکھنے کا آرزومند ہے۔ جوں جوں وقت قریب آتا جاتا ہے۔ جذبات میں گرم جوشی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور مخالف فرقہ کے سکولوں اور گرجوں کو آگ لگانے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اس بات کا اندیشہ ہے کہ جس طرح ابتداء میں یہاں مذہبی اختلافات کی بناء پر جنگیں ہوئیں۔ اب بھی قبائلی اور مذہبی رقابتوں کے سبب بدامنی پیدا نہ ہو۔ افریقی ممالک اس وقت احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ یہاں جلد جلد تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یہاں کے نا تجربہ کار لیڈروں کی راہنمائی فرمائے۔ اور اس انقلاب کو اسلام اور احمدیت کے حق میں مفید بنا دے آمین

کانفرنس کا انعقاد

بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر مرکز نے اس سال مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک کا علیحدہ علیحدہ نظام قائم کیا ہے۔ نئے نظام کے ماتحت یوگنڈا مشن میں مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل۔ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب اور خاکسار کا تقرر ہوا ہے۔ نیا نظام قائم ہونے پر بغرض مشورہ ۸ اکتوبر کو جنجہ میں کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں یوگنڈا کے تمام حلقوں نے شرکت کی۔ کانفرنس خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوئی۔ مالی استحکام کے لئے تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ دو سالہ تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا۔ حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) ایک لاکھ ٹریکٹ زبان لوگنڈا اور انگریزی شائع کئے جائیں۔ (۲) عیسائیت کے متعلق اور پانچ مسلمانوں کے لئے ان کے علاوہ مسلمانوں کی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توبہ کی حقیقت

"گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا۔ دوسرا خجالت۔ توبہ۔ پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جو غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑے گا۔"

(ملفوظات جلد اول صـ ۳-۴)

تربیت اور رہنمائی کے لئے لوگنڈا زبان میں نماز کی کتاب - روزوں کی کتاب - سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ رسالہ پیغام احمدیت کا لوگنڈا ترجمہ شائع کیا جائے (۲) نیز قرار پایا کہ بدلتے حالات کے پیش نظر مشنری ٹریننگ کلاس جاری کی جائے اور کم از کم دو افریقی نوجوانوں کو بطور مبلغ ٹرینڈ کیا جائے (۳) یوگنڈا کو تبلیغی لحاظ سے تین سرکٹ مقرر کر کے ہر سرکٹ میں ایک مبلغ کو متعین کیا جائے

کانفرنس کے بعد تین سرکٹ مقرر کئے گئے مبلغین نے اپنے حلقوں میں پہنچ کر دورے کئے اور سرکردہ لوگوں سے ملاقاتیں کیں گذشتہ چھ ماہ میں مبلغین نے تبلیغی و تربیتی اغراض اور سلسلہ کے مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے لئے مجموعی طور پر قریباً چھ ہزار میل سفر کیا۔ ساڑھے چار ہزار تک زبانی پیغام حق پہنچایا - متعدد لیکچر دئیے - خدا تعالیٰ کے فضل سے گیارہ افراد نے بیعت کی - اللہ تعالیٰ استقامت بخشے مشن کی سرگرمیوں کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے

جلسے

جنجہ کی جماعت نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا - مکرم حکیم صاحب اور خاکسار شامل ہوئے بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی - جماعت کے سیکرٹری معلم احمد مسعود نے خاکسار کی یوگنڈا میں تقرری اور حکیم صاحب کے پاکستان سے واپسی پر مسرت کا اظہار کیا - اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا - ان کے بعد معلم محمد بوزا صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے احمدیت کی برکات پر برجستہ تقریر کی - حکیم صاحب نے مرکز کے حالات سنائے - خاکسار نے احمدیت کے پیغام پر تقریر کی - اختتام پر حاضرین کو سوالات پوچھنے کی دعوت دی گئی شام تک سلسلہ سوالات جاری رہا - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور اسلامی مسائل کے متعلق سوالات کئے گئے - جن کے خاکسار نے جوابات دیئے - جماعت نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے کھانے کا اچھا انتظام کیا ہوا تھا - فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسرا جلسہ مسانجہ میں تربیتی اغراض کو مدنظر رکھ کر کیا گیا - مکرم خلیل صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے جماعت سے مشورہ کیا۔

نشر و اشاعت

انگریزی زبان میں دو پمفلٹ بعنوان "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" اور "بائیبل میں تحریف" دو دو ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے - لوگنڈا زبان میں ایک اشتہار سیدنا حضرت مسیح موعود کے ظہور کی خوشخبری پر مشتمل سائیکلو سٹائل کر کے تقسیم کیا - اسی طرح ایک ٹریکٹ تثلیث کے رد میں یہاں لوگنڈا دس ہزار کی تعداد میں شائع کر کے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا - ایک دو ورقہ ٹریکٹ مسلمانوں کے لئے لوگنڈا کی زبان میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا - اس کا ہیڈنگ تھا "احمد المسیح الموعود" حضور کی تصویر بھی اس میں دی گئی تھی - ان ٹریکٹوں کو پڑھ کر بہت سے لوگوں نے خطوط لکھے - چنانچہ ان کو مزید لٹریچر اور معلومات بہم پہنچائی گئیں -

لیکچر

ماہ ستمبر میں جب خاکسار اہل و عیال کو لینے ممباسہ گیا - تو کوسٹ پیپل پارٹی نے جو ایک سیاسی جماعت ہے اور جس کے ممبر زیادہ تر مقامی عرب نوجوان ہیں - اپنے ہاں میرے لیکچر کا انتظام کیا - لیکچر کا عنوان تھا "سیدنا احمد علیہ السلام کے دعاوی" اختتام پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا - بعد میں بعض نوجوان مزید معلومات کے لئے ملنے آئے - اور عربی اور انگریزی لٹریچر لے گئے - جمعہ کے بعد ایک تقریر پر موضع ماگاماگا کی مسجد میں کی جس میں احمدیت کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط باتوں کی تردید کی اور احمدیہ معتقدات کی وضاحت کی گئی -

اسی طرح مسلم سکول یوگیمبی میں ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر ایک تقریر کی اور ایک تقریر اگانگا کے مسلم سکول میں کی مکرم حکیم صاحب نے نوبیری کالج میں جو ہزہائی نس کاباکا آف یوگنڈا کے محل کے ایک حصہ میں ہے - امریکن انفارمیشن آفس کے ذریعہ اسلام کے متعلق ایک فلم دکھانے کا انتظام کیا - یہ فلم ۲۵ منٹ کی تھی اور مسجد واشنگٹن کے افتتاح کا منظر پیش کرتی تھی - فلم کو طلباء اور یورپین سٹاف نے بڑے شوق سے دیکھا - بعد میں خاکسار نے اسلام پر تقریر کی اور اختتام پر عیسائی اور مسلم طلباء نے بہت سے سوالات کئے - جن کے جوابات دیئے گئے - اس موقعہ پر طلباء میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب نے چیفس ٹریننگ کالج مکونو میں فضائل اسلام پر لیکچر دیا

مناجات شوریدہ اندر حرم ——— تنم مے بلرزد چو یاد آورم

زیارت بیت اللہ، سفر حجاز اور دیار حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں کیلئے دعائیں

——— (از مکرم مولوی حکیم عبد اللطیف صاحب) ———

جن جن بزرگوں - بھائیوں اور عزیزوں نے خاکسار کو اپنے دینی اور دنیوی مقاصد کے لئے دعائیں کرنے کی خاطر اپنے اپنے نام نوٹ کروائے یا تحریری فرمائشیں دیں یا زبانی ارشاد فرمایا خاکسار ان کی فہرست اور تحریریں ساتھ لے جارہا ہے - اور انشاء اللہ اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اس اڑھائی تین ماہ کے عرصہ سفر و حضر میں جتنے مواقع دعا کے نصیب ہوں گے خاکسار اس رنگ میں دعائیں کرے گا - کہ اللہ تعالیٰ ان سب سے اُن کی خواہشوں - تمناؤں اور آرزوؤں اور اللہ تعالیٰ پر حسن ظن اور امیدوں کے مطابق سلوک فرما دے - ان کے تمام دینی و دنیاوی مقاصد کو اپنی رضا کے ماتحت کر کے برلائے ان پر زمینی و آسمانی برکات و انعامات نازل فرما دے - ان کو ہر طرح کی کامرانیاں بخشے ان کو ہر طرح کی مصیبتوں - بیماریوں اور مصائب و تفکرات سے مخلصی اور نجات ارزانی فرما دے - آمین ثم آمین -

جگر گوشۂ حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات خاکسار کو رقم فرما کر ارشاد فرمائی ہیں وہ اس قدر جامع ہیں کہ آپ نے کسی فرد جماعت کو باہر نہیں رہنے دیا - اور خاکسار کو نہ صرف اپنی طرف سے حج کا نمائندہ بلکہ تمام جماعت کی طرف سے بارگاہ قدس میں اور مزار پر انوار پر حاضر ہو کر دعائیں اور التجائیں کرنے اور تحفۂ اسلام پہنچانے کے لئے ارشاد فرما کر نمائندگی بخشی ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء کما یحب و یرضیٰ -

اسی طرح شپ ٹک کالج میں بھی عیسائیوں کی مشہور درسگاہ ہے - پرنسپل صاحب کی اجازت سے اسلام کے متعلق تقریر کی - اس موقع پر طلباء سے تبادلہ خیالات بھی ہوا - اسی طرح حکیم صاحب کے دو اور سکولوں میں فضائل اسلام پر لیکچر ہوئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہے

(باقی)

اب خاکسار کی تمام جماعت کے احباب ذکور و اناث - خورد و کلاں سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ نہ صرف میرے لئے بلکہ اپنے ذاتی فوائد کے لئے مسلسل یہ دعائیں کرتے رہیں - کہ خاکسار ان کی نمائندگی میں حضرت اقدس سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ وعافاہ بفضلہ وحفظہٗ من شماتۃ الاعداء اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہٗ اور خاندان حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ السلام اور تمام جماعت کے ہر فرد کے لئے حرم محترم کے اندر یا روضہ منورہ پر یا مسجدی آخر المساجد کے اندر یا سفر و حضر میں جب بھی وقت خاص میسر آئے جو جو دعائیں کرے گا - وہ سب دربار ارحم الحمیلین ارحم الراحمین خیر الغافرین میں مقبول - منظور اور مستجاب ہوں - آمین وما ذالک علی ربنا بعزیز - اور ان دعاؤں زاریوں اور مناجاتوں اور حقیر عبادتوں (ما عبدناک حق عبادتک) کو شرف قبولیت حاصل ہو - آمین - اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری و ساری رہے آمین اور ہم ہر لمحہ لحظہ اور ہر آن اس کے در کے گدائی بنے رہیں اور سر درخواست پر جو شعر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام ہوا تھا - خاکسار کو تمام جماعت کی نمائندگی میں وہی "شوریدگی" حاصل ہو جائے جس کا اس الہامی شعر میں ذکر ہے - اور بقول سرور عشاق امت محمدیہ ؎

بر بام چناں زخویشتنم
کہ نہ ماند خبر ز خود کہ منم
زاں نمط گم بہ عشق خویشتنم کن
کہ نہ ماند ز من نہ شاخ نہ بن

درخواست دعا

مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ گذشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہیں آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں - احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے - آمین -

وقت کے تقاضے

از یعقوب امجد صاحب لاہور

وقت کے تقاضوں کی دنیا عملی جدوجہد سے آباد ہوتی ہے۔ کیونکہ عمل ہی وہ روح رواں ہے، جو کسی مردہ قوم کو زندہ اور زندہ کو اس کے منتہائے کمال تک پہنچاتی ہے تاریخ عالم اس بات پر شاہد ہے۔ کہ انفرادی و اجتماعی ہر دو قسم کی زندگی عمل سے ہی پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ مگر الٰہی جماعتوں کو عمل کے ساتھ ساتھ "ذکر و دعا" کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ایسی جماعتوں کا ہر کام اللہ تعالےٰ کی مشیت سے وابستہ ہوتا ہے یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ ایک ہی بات کو اس کے سامنے بار بار دہرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے بھی اس اصل کی تصدیق ہوتی ہے۔ نماز کے حکم کو خدا تعالےٰ نے کثرت سے دہرایا ہے۔ یقیناً خدا تعالےٰ قادر ہے اور اپنے حکم کو منوا سکتا ہے۔ مگر اس کی مشیت جبر کی مقتضی نہیں۔ لہٰذا اس نے مناسب سمجھا۔ کہ وہ بار بار دہرانے سے اس کی اہمیت کو واضح کرے۔

احمدیت کی ترقی بھی محض اور محض "ذکر الٰہی" اور "سعی عمل" سے وابستہ ہے دعا کی اہمیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اکثر و بیشتر فرمایا ہے کہ مومن اپنے رات کے تیروں سے کام لیتا ہے، جو سیدھے عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں۔ قرآن مجید میں صاف آتا ہے "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" کہ یاد خدا سے ہی انسانی قلوب تسکین پاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ قلبی تسکین ہی حقیقی کامیابی ہے اور یہی وہ دولت ہے، جس کی تلاش ایک سچے مومن کے علاوہ انبیاء کی ذات گرامی کو بھی ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ سے عرض کیا کہ اے باری تعالےٰ مردوں کو زندہ کرنے کی حقیقت کیا ہے؟ تو خدا تعالےٰ نے جواباً فرمایا۔

اولم تؤمن۔ کیا تو ہماری اس قدرت پر ایمان نہیں رکھتا؟ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا اے قادر مطلق کیوں نہیں؟ مگر "لیطمئن قلبی" یعنی میرا یہ سوال صرف اس لئے ہے کہ میں اپنے عینی مشاہدہ سے اطمینان حاصل کر سکوں؟ گویا حضرت ابراہیم جیسے جلیل الشان نبی بھی "اطمینان قلب" کے خواہشمند ہیں تو کیا ہم اس چیز سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ ذکر و دعا کی حقیقت و اہمیت حضور کے اس شعر سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو!

ایک عرصے سے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پُر معارف تقاریر اور ارشادات عالیہ سے محروم چلے آ رہے ہیں۔ اس محرومی کا باعث آپ کی علالت طبع ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ جب احباب جماعت دعاؤں پر زور دیتے ہیں۔ تو میری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اگر ہم لوگ حضرت یونسؑ کی قوم کے طریقے پر لگاتار دعاؤں کو جاری کریں اور اس وقت تک خدا تعالےٰ کے دروازے کو نہ چھوڑیں۔ جب تک کہ عرش خداوندی سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازی عمر کا مژدہ سنایا نہ جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالےٰ جو رحیم و کریم ہے ہماری تضرعات کو قبولیت کا شرف نہ بخشے!

دعا کے بعد دوسری چیز جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت پر اچھا اثر ڈال سکتی ہے۔ وہ ہمارا "عمل" ہے۔ اور یہی اس وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جب کبھی جماعت سے خطاب فرماتے ہیں تو آپ کے خطاب کا مرکزی نقطہ نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نوجوان قوم کے وجود میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یا بمنزلہ مضبوط ستونوں کے ہوتے ہیں۔ جن پر قوم کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ گروہ ہے کہ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو پوری قوم درست ہو جاتی ہے۔ حضور نے بیان فرمایا ہے۔

"قوموں کی اصلاح، نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

حضور کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قوموں کی تعمیر نوجوانوں کی اصلاح کی مرہون منت ہے۔ پس ہم نوجوان جو "خدام الاحمدیہ" کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ہمارا فخر اسی وقت جائز ہے جب کہ ہم میں سے ہر ایک صحیح معنوں میں "خادم" بن جائے۔ خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے حضور ہر خدمت کے لئے حاضر رہتا ہے۔ خادم اُسے نہیں کہتے کہ جس بات کو اس کا دل چاہے وہ تو کر دے۔ مگر جس کے کرنے کا آقا حکم دے اُسے نظر انداز کر دے۔ ہاں! خادم صرف اور صرف وہی ہے۔ جو اپنے آقا کے ہر حکم کو اس کا فلسفہ و حکمت معلوم کئے بغیر عملی جامہ پہنا جائے کیونکہ "عمل" کا نام کامیابی ہے اور اگر عمل کی راہ میں موت میسر ہو تو اسی کا نام حقیقی زندگی ہے۔ اس لئے بے خوف و خطر عمل کے میدان میں اتر کر خدمت بجا لانا ہی حقیقی خدمت ہے۔

اس وقت کا اہم ترین تقاضا "عمل" ہے۔ عمل کا جہاد کوئی ایسا جہاد نہیں کہ جس میں آپ حصہ نہ لے سکتے ہوں۔ موجودہ دور میں اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے جہاد کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ ہمارا بچہ بوڑھا جوان اور مرد و زن برابر شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ جہاد ہم سے تین چیزوں کا خصوصاً مطالبہ کرتا ہے۔

اول، وقف جان دوم وقف مال سوم وقف وقت پھر اس میں کسی پر تکلیف "مالا یطاق" نہیں ہے۔ ہر شخص جس قدر قربانی کر سکتا ہے اتنا ہی اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے ہاں قربانی دینے والے برابر کے ثواب کے مستحق ہیں کیونکہ مالدار اپنے وسیع ذرائع کے مطابق ادا کرتا ہے اور نادار اپنے محدود ذرائع کے۔ اس جہاد میں اگرچہ تمام احباب جماعت کی برابر کی شرکت ضروری ہے۔ مگر "خدام الاحمدیہ" پر خاص ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اس میں شریک ہوں اور کوشش کریں کہ دوسروں کو بھی شریک کریں۔ خدا تعالےٰ نے جماعت کے ذمہ یہ فرض لگایا ہے کہ وہ اسلام کی کھوئی ہوئی شان کو دوبارہ قائم کرے اور لوگوں میں پھر وہی اخلاق پیدا کرے۔ جن کو دیکھ کر ہر انسان میں صحیح اسلامی روح جھلکتی ہوئی نظر آئے اسلام کا خدا زندہ خدا سمجھا جائے اور اسلام کا رسول زندہ رسول جانا جائے ساری دنیا میں ایک مذہب ہو یعنی اسلام اور ایک ہی رسول ہو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ کام جس کا بار جماعت کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے اپنی اہمیت کے لحاظ سے یقیناً غیر معمولی ہے مگر اگر ہم اس کام کو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو یہ کام پھر بھی ہو کر رہے گا۔ کیونکہ الٰہی نوشتوں میں اس زمانے میں اسلام کی ترقی مقدر ہو چکی ہے۔ مگر ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ ناتوانوں سے وہ قادر و توانا ہستی کام لے کر مفت میں ہمارے سر اس کا سہرا باندھنا چاہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت لطیف انداز میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ!
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا!

ہمیں اللہ تعالےٰ نے "مصلح موعود" کا بابرکت زمانہ عطا فرمایا ہے۔ پس آیئے! ہم سب ایک بار پھر اپنے اس عہد کی تجدید کریں جو بیعت کرتے وقت ہم میں سے ہر ایک نے باندھا تھا۔ یعنی "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہم کو اپنے دین کی خدمات کے مواقع عطا کر رہا ہے۔ لیکن خدانخواستہ ہم ان مواقع سے فائدہ نہ اٹھائیں تو ہم سے بڑھ کر بدقسمت کون ہو سکتا ہے؟ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"افسوس! کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب وقت گزر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش! ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا کاش! ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا اب بھی خدا تعالےٰ نے ان کے لئے ایک بڑا موقعہ پیدا کیا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کا "موعود" ان میں موجود ہے۔ اگر وہ چاہیں تو صحابہؓ کی سی خدمت کر کے صحابہؓ کے سے انعامات حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں! ہاں! بہت لوگ اس وقت روئیں گے اور آہیں بھریں گے جب وہ زمانہ اُن کے ہاتھ سے نکل جائے گا"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے داماد چوہدری کمال صاحب ساہی کانگو میں تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔
(خاکسار عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور)

۲۔ خاکسار عرصہ سے پیٹ کی درد سے بیمار ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (مشتاق احمد احمدی وزیر آبادی۔ لائلپور)

۳۔ میری بیوی دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہے ابھی تک صحت نہیں ہوئی۔ تمام دوستوں سے عموماً اور صحابہؓ و درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست دعا ہے۔
(غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

۴۔ میرے والد صوفی محمد عبداللہ صاحب پنشنر ڈاک بنگر گذشتہ سال سخت بیمار ہو کر کسی حد تک صحتیاب ہو گئے تھے لیکن اب پھر کچھ تکلیف عود کر آئی ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں
(محمد اکرم ابن صوفی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید - سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے سال رواں کا چندہ وقف جدید بھجوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور تمام بھائیوں اور بہنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے - آمین (ناظم مال وقف جدید)

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب
چاہ بوہڑ والہ ملتان ۱۰۰-۰۰
" بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک " " ۸-۰۰
" چوہدری انعام اللہ صاحب " " ۱۰-۱۹
" کیپٹن میاں زین العابدین صاحب " " ۱۰-۰۰
" شیخ رحمت اللہ صاحب شیخوپورہ شہر ۲۶-۰۰
" عبد الجلیل خانصاحب چوہڑجی لاہور ۱۷-۰۰
" مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی " ۲۵-۰۰
" ملک مبارک احمد صاحب مکھن پورہ " ۱۰-۰۰
" چوہدری محمد صادق صاحب " " ۷-۰۰
" غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ مغلپورہ " (بلا تفصیل) ۱۷-۵۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب
نیلا گنبد لاہور ۶-۵۰
مکرم حافظ نیاز احمد صاحب کیانی " " ۸-۲۵
" رانا محمد خانصاحب ایڈووکیٹ بہاول نگر ۱۱-۰۰
" چوہدری علی اکبر صاحب " ۱۱-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ رانا محمد خانصاحب " ۶-۵۰
" والدہ صاحبہ " " ۶-۵۰
" نصرت صاحبہ دختر " " ۶-۵۰
مکرم نعیم خالد صاحب پسر رانا محمد خانصاحب
بہاول نگر ۶-۵۰
" ندیم صاحب " " ۶-۵۰
" نذر محمد مسعود فیض تاج الدین
صاحبان ادرحمہ ۶-۰۰
" سردار خانصاحب بھکھو والی ضلع لائلپور ۱۲-۲۵
" ملک عبد الرحمٰن صاحب رئیس قصور ۲۷۰-۰۰
مکرمہ ہمشیرہ صاحبہ چوہدری مشتاق احمد
صاحب - قصور ۷-۰۰
مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ
عارف والہ (بلا تفصیل) ۱۲-۰۰
" چوہدری خورشید احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۶-۵۰
" " فضل احمد صاحب مع بچگان " " ۱۵-۰۰
" ڈاکٹر عبد الستار صاحب " " ۱۲-۵۰
" منشی مولوی عبد اللہ صاحب " " ۶-۳۱
" ماسٹر محمد حیات صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا ۶-۰۰
" ماسٹر احمد صاحب " " ۶-۰۰
" محمد سعید ولد علی محمد صاحب " " ۶-۰۰
" لفٹیننٹ کرنل چوہدری نظام الدین صاحب
بیچ گرائیں ضلع سیالکوٹ ۱۲-۰۰
" خواجہ عبد العزیز صاحب گرمولا ورکاں
ضلع گوجرانوالہ ۷-۳۷
" چوہدری نور محمد صاحب ولد فتح محمد صاحب " ۲۲-۰۰
" صوفی نور محمد صاحب ولد رحمت علی صاحب " ۱۴-۰۰
" نذیر احمد صاحب ولد پیر بخش مع عیال " ۶-۰۰
" " " از طرف والدین " ۶-۰۰

مکرم میرزا احمد ولد عباس علی مع برادران
ضلع گجرانوالہ ۷-۳۷
" غلام حسین ولد نواب خانصاحب " ۶-۲۶
مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری اہلیہ
و بچگان - چاہ کنٹ ۱۲-۰۰
" غلام محمد ولد ولی محمد صاحب گرمولا ورکاں
ضلع گوجرانوالہ ۶-۳۷
" میاں کالا ولد منگو خانصاحب " ۶-۰۰
" جمال الدین صاحب مع پسر محمد حفیظ " ۷-۲۲
" نجم الدین ولد جمال الدین " ۶-۵۰
" عبد السبحان ولد غلام احمد صاحب " ۶-۳۷
" محمد دین ولد شہباز صاحب " ۶-۱۲
" حسن محمد ولد ہدایت اللہ صاحب " ۶-۲۵
" محمد یوسف صاحب ولد قاسم الدین صاحب " ۸-۷۰
" نور محمد ولد کرم علی صاحب " ۶-۴۴
" عبد العزیز صاحب شاد " ۱۰-۵۰
" نذیر احمد صاحب ولد عباس علی
صاحب مع عیال " ۶-۰۰
" غلام عبد الرشید صاحب
مع برادران والدین ۶-۰۰
" سعید محمد ولد کالا خانصاحب ۶-۰۰
" خورشید احمد صاحب بھڑوہ ضلع سیالکوٹ ۶-۰۰
" محمد خانصاحب سیکرٹری مال چک ۹۵
جنوبی (بلا تفصیل) ۶-۰۰
" عبد الماجد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۳-۰۰
" محمد صادق صاحب ڈرائیور چک ۵ " ۱۴-۰۰
" مکرم لفٹیننٹ چوہدری عبد الحق صاحب
سرائے عالمگیر ۶-۰۰
" بابو کلیم اللہ صاحب رتہ پڈرہ ۶-۵۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک صدیق احمد صاحب
دیپالپور ۶-۵۰
مکرم ملک لطیف احمد صاحب " " ۶-۰۰
" محمد اقبال صاحب " " ۶-۵۰
مکرمہ مخدومہ صاحبہ گنجیکی ضلع گجرات ۶-۰۰
مکرم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دھرم پورہ لاہور ۶-۶۲
مکرمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ بشیر احمد صاحب
آف کویت حال جہلم ۱۲۶-۲۷
مکرم بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ (بلا تفصیل) ۶۱-۲۵
" مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور ۲۰-۰۰
" اہلیہ صاحبہ " " ۱۰-۰۰
" زیب النساء بیگم صاحبہ " ۶-۱۲
" " بچگان طاہر شمیم ساجد شمیم
کیمبل پور ۶-۰۰
خواجہ عبد المنان صاحب ناجیارہ " ۶-۰۰
" " اہلیہ صاحبہ " ۶-۰۰
ام ظفر اقبال صاحب ۶-۰۰

حکیم یوسف علی خانصاحب مرحوم

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کراچی

ہمارے خالوجان حکیم یوسف علی خاں صاحب تین چار ماہ کی مختصر علالت کے بعد یکم اور دو اپریل کی درمیانی شب اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کے بڑے بھائی گذشتہ سال انتقال فرما گئے تھے۔ جس کا انہیں از حد غم و حزن تھا - اور زیادہ حساس طبیعت ہونے کی وجہ سے اس کا اثر ان کی صحت پر پڑا۔ جلسہ ۱۹۶۱ء میں باوجود شدید کمزوری کے شامل ہوئے - لیکن پہلے ہی روز حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سنکر وہیں بیہوش ہو گئے۔ جلسہ گاہ سے ان کو گھر لایا گیا اور حضرت والد صاحب محترم کی دعاؤں اور بروقت علاج سے قدرے سکون میسر آ گیا۔ جلسہ سالانہ کے بعد آپ کی طبیعت نڈھال ہوتی گئی۔ اور بالآخر بعد تشخیص معلوم ہوا - کہ آپ کے معدہ میں کینسر ہے۔ جس کا آپریشن ضروری ہے۔ مگر اشد کمزوری کے باعث ڈاکٹروں نے اپریشن کی بجائے بجلی سے علاج کرنا مناسب سمجھا اس غرض کے لئے اواخر مارچ میں آپ کو البرٹ ڈکٹر ہاسپٹل میں داخل کر دیا گیا - مگر ایک ہفتہ تک قیام رہنے کے باوجود ڈاکٹر بھی عاجز آ گئے۔ کیونکہ خالوجان کی جسمانی کمزوری کسی بھی علاج کو برداشت کرنے کی متقاضی نہیں تھی۔ چنانچہ ان کو گھر دوبارہ واپس لایا گیا۔ اور دو روز بعد ہی آپ وہاں سے اپنے ابدی گھر کو سدھار گئے ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام - اسی وقت رات کو ان کے بڑے صاحبزادہ نور علی خاں صاحب نے مجھے کراچی بذریعہ فون مطلع کیا۔ اور دوسرے دن ان کے داماد اور میرے برادر اصغر مبارک احمد صاحب بقاپوری اور ساجد محمد حنیف صاحب مع اہل و عیال عازم لاہور ہوئے۔ لاہور کی جماعت نے نہایت ہمدردی اور جانفشانی سے ہم سب اقرباء کے حزین دلوں پر مرہم لگائی اور تجہیز و تکفین میں ہر قسم کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے - آمین

خالوجان مرحوم ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور بوقت وفات آپ کی عمر اتنی ہی تھی جتنی ہمارے پیارے مقتداء آنحضرت صلعم کی تھی۔ مجھے ہمیشہ ان بزرگوں کی وفات پر رشک آتا ہے جن کی عمریں ۶۳ سال ہوتی ہیں۔ اور میں نے ایسے بزرگوں کی سیرت کا بغور مطالعہ کیا ہے تو مجھ کو ان میں کوئی نہ کوئی وصف ایسا ملا ہے جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ حضرت خالوجان نہایت منکسر المزاج، منجاں مرنج اور خاموش طبیعت کے مالک تھے اپنی ساری زندگی گوشۂ تنہائی اور کنج عافیت میں گذار دی۔ شہرت سے نفرت تھی۔ نام و نمود کی بجائے ایسے طور پر سلسلہ کی خدمت فرماتے رہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی اس کا علم نہ ہوا۔ آپ کی دینی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور کثرت سے مال اور اولاد بھی عطا فرمائی اولاد میں سے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔ سب اولاد آپ کی اعلیٰ تربیت کی وجہ سے مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی ہے۔ اور جماعتی کاموں میں سبقت سے حصہ لیتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں استقلال سے مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین۔

خالوجان مرحوم کی سیرت کا ایک بڑا پہلو اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے آپ کو شروع شروع میں عمر کے ... دور تک کافی مصائب برداشت کرنے پڑے۔ مگر آپ نے ان کو نہایت تحمل، بردباری اور صبر سے برداشت کیا اور زبان پر کبھی گلہ و شکوہ نہ لائے بلکہ ہمیشہ ظاہراً بھی ہنس مکھ اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ آپ سے ملاقات کر کے روح تازہ ہو جاتی تھی۔ اور دل کرتا تھا کہ آپ کی میٹھی میٹھی باتیں سنتے ہی رہیں۔

نماز روزہ اور دیگر اسلامی عبادات کے سختی سے پابند تھے۔ اور دوسروں کو بھی حق و صداقت کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔

بہت سے دیگر اوصاف حمیدہ سے بھی متصف تھے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالوجان مرحوم کو جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب غمزدہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے - آمین۔

بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے ہمارے غم میں زبانی و تحریری حصہ لیا ہے اور لاریب احمدیت کی یہی مخصوص اخوت ہر امر میں ہمارے کام آتی ہے۔ ہم سب ایسے محسنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

گندم کی نئی فصل صوبہ کی پچاس فیصد غذائی ضرورت پوری کر دے گی

فلور ملز کو ملکی گندم زیادہ مقدار میں پیسنے کی اجازت دے دی جائے گی

لاہور ۱۲؍اپریل گندم کی نئی فصل صوبہ کی پچاس فیصدی غذائی ضرورت کو بخوبی پورا کر دے گی اس مرتبہ فی ایکڑ اوسط پیداوار دس من متوقع ہے۔ صوبائی حکومت فلور ملز کو ملکی گندم نسبتاً زیادہ مقدار میں پیسنے کی اجازت دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ غیر ملکی گندم کی فروخت کی رفتار ماند پڑ گئی ہے۔

صوبہ کے مختلف علاقوں سے گندم کی نئی فصل کے بارہ میں جو اطلاعات صوبائی دارالحکومت میں پہنچی ہیں۔ انہیں بے حد حوصلہ افزا اور دل خوش کن قرار دیا گیا ہے۔ ان اطلاعات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فصل سمیٹتے وقت اگر ارضی اور سماوی آفات کا سامنا نہ کرنا پڑا تو اناج کی اس مقدار سے صوبہ کی نصف کے لگ بھگ غذائی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ حکومت کے پاس محفوظ ذخائر میں پونے چار لاکھ ٹن گندم موجود ہے ان حالات کے پیش نظر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ فلور ملز کو ملکی اناج پیسنے کی فی صد مقدار بڑھانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اب تک یہ فلور ملز اس امر کی پابند ہیں کہ صرف دس فیصد مقدار میں ملکی اناج استعمال کریں۔ دریں اثنا غیر ملکی اناج کی خریداری ماند ہو گئی ہے۔ صوبائی محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اناج کی فی ایکڑ اوسط پیداوار اس مرتبہ دس من ہو گی۔ پچھلے سال اوسط پیداوار فی ایکڑ آٹھ اعشاریہ نو من تھی۔ ترجمان نے کہا پیداوار میں اضافہ کی یہی حالت رہی تو چند ہی برسوں میں ہم غذائی طور پر خود کفیل ہو جائیں گے۔

یاد رہے ۶۱-۱۹۶۰ء میں ایک کروڑ سولہ لاکھ باسٹھ ہزار ایکڑ رقبہ پر گندم کاشت کی گئی تھی اور گذشتہ فصل سے ساڑھے ۳۷ ہزار ٹن اناج حاصل ہوا تھا۔ جہاں تک گندم کی نئی فصل کاٹنے کا تعلق ہے روایات کے اعتبار سے صوبہ بھر میں اس کا آغاز ۱۲؍اپریل بیساکھی سے ہوتا ہے تاہم صوبہ کے مختلف زرعی علاقوں میں گندم کاٹنے کا کام گذشتہ ہفتہ سے شروع ہو چکا ہے۔ سابق صوبہ سندھ میں گندم کی فصل پچھلے ماہ سے کٹنے لگی تھی۔

ناظم القدسی رہا کر دیئے گئے

بیروت ۱۲؍اپریل۔ باخبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شام کے سابق صدر ناظم القدسی کو کل شام دمشق میں رہا کر دیا گیا ۲۸ مارچ کو جب فوجی ہائی کمان نے شام کا نظم و نسق سنبھالا تھا تو مسٹر ناظم القدسی خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہو گئے تھے۔ استعفیٰ دینے کی بنا پر انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ گذشتہ کئی دنوں سے مسٹر قدسی پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لے کر دوبارہ صدر کا عہدہ سنبھال لیں۔ تاکہ ملک میں سول حکومت کی بحالی کے لئے راستہ ہموار ہو جائے اور فوج کی تائید سے منتخب شدہ شہریوں کی حکومت قائم کی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ شام میں فوج کی حالیہ بغاوت کے موقع پر قریباً ۲۰ سیاست دان گرفتار کئے گئے تھے۔ شام کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالکریم ظہیر الدین نے کہا ہے کہ گرفتار ہونے والوں میں سے جن کے خلاف کارروائی ضروری سمجھی جائے گی ان پر مقدمے چلائے جائیں گے۔

ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر عبرتناک سزائیں دینے کی سفارش

لاہور ۱۲؍اپریل صوبائی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس یعقوب علی خاں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ٹریفک کے حادثات کی روک تھام کے لئے محض جرمانہ کی سزا کافی نہیں بلکہ اس مقصد کے لئے متعلقہ افراد کو عبرتناک سزا دینی چاہئیے۔

فاضل جج نے اس رائے کا اظہار ٹمپل روڈ کی پاک جھنگ ٹرانسپورٹ کمپنی کے ایک ڈرائیور علی محمد کے خلاف کارروائی کی سفارش کرتے ہوئے کیا ہے۔ فاضل جج نے مزید لکھا ہے کہ ہماری سڑکوں پر آئے دن ٹریفک کے سنگین حادثات ہوتے ہیں جن میں متعدد افراد ہلاک اور بہت سے زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان حادثات کی اصل وجہ یہ ہے کہ ڈرائیور ٹریفک قوانین کی پابندی نہیں کرتے اور اندھا دھند موٹریں چلاتے ہیں۔ فاضل جج نے کہا ہے کہ اس صورت حال کا مؤثر سد باب صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ متعلقہ بسوں کے مالکوں کا روٹ پرمٹ منسوخ کیا جائے جو مذکورہ حادثات کے برابر کے ذمہ دار ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایسے ڈرائیوروں اور کلینروں کو ملازم رکھتے ہیں جو قانون کی قطعاً پابندی نہیں کرتے۔ حادثات کے ذمہ دار اصل ملزموں کو عبرتناک سزا ملنی چاہیئے۔ اس ضمن میں محض جرمانہ کی سزا بے معنی ہے۔

کابینہ نے کاپی رائٹ کے ایک جامع قانون کی منظوری دے دی

قانون کی خلاف ورزی پر جرمانہ وصول کرنے کے علاوہ فوجداری کارروائی بھی ہو سکے گی

راولپنڈی ۱۲؍اپریل۔ صدارتی کابینہ نے ادیبوں شاعروں اور مصنفوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے کاپی رائٹ کے ایک جامع قانون کا نفاذ منظور کر لیا ہے۔ نیا قانون ۱۹۱۴ء کے قانون کی جگہ نافذ کیا گیا ہے۔ جو موجودہ حالات سے ہم آہنگ ہیں۔

کاپی رائٹ کا نیا قانون ادیبوں، مصنفوں شاعروں، کتب فروشوں اور دوسرے متعلقہ افراد میں اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے بڑھتے ہوئے شعور کے مطابق ہو گا۔ جس کے تحت ادب ڈرامہ اور فلمی تصانیف کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے گی اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے ہرجانہ وصول کیا جا سکے گا اور ان کے خلاف فوجداری کارروائی بھی کی جا سکے گی۔ نئے قانون کے تحت کاپی رائٹ بورڈ قائم کیا جائے گا جس کا چیئرمین ہائی کورٹ کا جج ہو گا۔ کاپی رائٹ حقوق کی رجسٹریشن کے لئے ایک خاص دفتر بھی قائم کیا جائے گا۔ جو ایسے حقوق کی خلاف ورزی پر متعلقہ افراد کو ضروری امداد دے گا اور معاوضہ کی رقم متعین کرنے میں بھی مدد دے گا اس قانون کی ایک اور دفعہ کے تحت مصنفوں کو اسبات کا حق حاصل ہو گا کہ وہ صرف دس برس کے لئے اپنی تصانیف کے حقوق فروخت کر سکیں اس مدت کے خاتمہ پر ادبی تصنیفات کے حقوق متعلقہ مصنفوں کو واپس مل جائیں گے اور وہ انہیں پھر فروخت کر سکیں گے۔ کاپی رائٹ کے قانون میں ایسی دفعات بھی رکھی گئی ہیں جن کے تحت پاکستان بھی کاپی رائٹ کے بین الاقوامی معاہدوں میں شریک ہو سکے گا اس طرح دوسرے ملکوں میں اپنے کاپی رائٹ حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں بھی پاکستانی ادیب اور مصنف اپنے حقوق کا معاوضہ طلب کر سکیں گے۔

اس قانون کا مسودہ وزارت تعلیم نے ملکی اور غیر ملکی ماہروں کے مشورہ سے مرتب کیا تھا یاد رہے کہ صدر نے ادیبوں اور مصنفوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے موزوں قانون نافذ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس قانون کے نفاذ سے یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے۔

. . . .

. . . . . . ادیبوں اور مصنفوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنے دائرہ عمل اور جامعیت کے اعتبار سے افریشیائی ممالک میں اپنی نوعیت کا پہلا قانون ہے۔

جبلپور میں فسادات کے مسلمان ملزم بری

نئی دہلی ۱۲؍اپریل جبل پور میں فروری ۶۲ء کے فرقہ وارانہ فسادات میں جو لوگ گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے پندرہ مسلمانوں کو مقامی عدالت نے بے گناہ قرار دیتے ہوئے بری کر دیا ہے۔ ملزموں میں جبل پور کی سٹی کارپوریشن میں برسر اقتدار پرجا سوشلسٹ گروپ کے ایک رکن حافظ نبی بخش بھی شامل ہیں۔ ان کے خلاف یہ الزام عاید کیا گیا تھا کہ انہوں نے جبلپور کی مسلمان اقلیت کو مقامی ہندوؤں کے خلاف بھڑکایا۔ ان پر فساد انگیزی، ڈاکہ اور غیر قانونی اجتماع میں شامل ہونے کا الزام بھی عائد کیا گیا تھا۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لندن ۱۲؍اپریل۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل دارالعوام میں اس امر کی تردید کی کہ آسٹریلیا اور کینیڈا کی حکومتوں نے ستمبر سے قبل دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس بلانے کے لئے کہا ہے۔ مسٹر میکملن نے کہا کہ میں نے ستمبر میں کانفرنس لندن میں بلانے کی تجویز پیش کی تھی۔ جس کا دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی بھاری اکثریت نے جواب دے دیا ہے۔ لیکن چونکہ اس سلسلے میں ابھی ایک یا دو جوابات کا انتظار ہے اس لئے تاریخ کے متعلق ابھی کوئی اعلان نہیں کیا جا سکتا۔ دولت مشترکہ کانفرنس میں زیر بحث آنے والا سب سے اہم مسئلہ یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت ہو گا۔

جنگ بندی کے معاہدہ کی خلاف ورزیاں

مظفر آباد ۱۲؍اپریل۔ مقبوضہ کشمیر میں متعین بھارتی فوج نے ۱۱؍مارچ سے ۲۵؍مارچ تک کے ایک پندرھواڑے میں جنگ بندی کے معاہدہ کی چوالیس مرتبہ خلاف ورزی کی۔ بھارتی فوجوں کی فائرنگ سے آزاد کشمیر کے دو باشندے زخمی ہوئے معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی لائن کے قریب سڑکیں پل اور پشتے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

احمدیت کی صداقت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
اردو اور انگریزی میں — کارڈ آنے پر — مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

صوبائی اسمبلیوں کے سوا دو سو ۲۲۵ امیدواروں نے کاغذاتِ نامزدگی واپس لے لئے

حیدر آباد سے سو، کراچی سے ۲۸ اور پشاور سے ۲۷ امیدواروں نے اپنے کاغذات واپس لے لئے

کراچی ۱۴ اپریل۔ صوبائی اسمبلی کے لئے کاغذات نامزدگی واپس لینے کی کل آخری تاریخ تھی۔ کل شام تک جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں ان کے مطابق دونوں صوبوں سے تقریباً سوا دو سو امیدوار اپنے کاغذات واپس لے چکے تھے۔

راولپنڈی ڈویژن سے صوبائی اسمبلی کی گیارہ نشستوں کے لئے ۴۷ میں سے اٹھارہ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں اور اب اس ڈویژن کی گیارہ نشستوں کے لئے انتیس امیدوار میدان میں رہ گئے ہیں ان میں راجہ حسن اختر بھی شامل ہیں جن کے کاغذات نامزدگی پہلے مسترد کر دئے گئے تھے لیکن بعد میں آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۲۹ کے تحت ایک صدارتی حکم کے ذریعہ وہ پابندی ختم کر دی گئی تھی جس کے تحت ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دئے گئے تھے۔ کراچی ڈویژن کی سات نشستوں کے لئے اٹھائیس امیدواروں نے اپنے کاغذات واپس لے لئے ہیں۔ شام تک لاہور میں بائیس امیدوار کاغذات نامزدگی واپس لے چکے تھے۔ ڈھاکہ ڈویژن سے گیارہ افراد نے اپنے کاغذات واپس لئے ہیں۔ پشاور ڈویژن میں پشاور ڈویژن کی ایجنسیوں اور سوات پر مشتمل صوبائی اسمبلی کے حلقہ نمبر ۷۴ سے نو افراد نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے۔ ان میں سے آٹھ نے اپنے کاغذات واپس لے لئے ہیں چنانچہ اس حلقہ سے مسٹر یعقوب خاں بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ پشاور ڈویژن کے ایک اور حلقہ سے خان آف کلار پہلے ہی بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ پشاور ڈویژن کی ۲۷ نشستوں کے لئے ایک سو بیس میں سے ۳۷ افراد نے کاغذات نامزدگی واپس لئے ہیں۔ حیدر آباد ڈویژن کی پندرہ میں سے تیرہ نشستوں کے لئے سولہ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی واپس لئے ہیں۔

"مرکزی وزارتوں کی تنظیم نو کمیٹی اگلے ہفتے رپورٹ پیش کر دیگی"

ملازمین میں تخفیف نہیں ہوگی۔ متعدد وزارتیں ایک دوسرے میں ضم کرنے کی سفارش

راولپنڈی ۱۳ اپریل مرکزی وزارتوں کی تنظیم نو کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس کی رپورٹ اگلے ہفتے صدر کو پیش کر دی جائے گی۔ کمیٹی نے متعدد وزارتوں کی موجودہ حیثیت برقرار رکھنے اور بعض وزارتوں کو دوسری وزارتوں میں ضم کرنے کی سفارش کی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ کمیٹی نئے آئین کے تحت صوبائی اور مرکزی حکومتوں میں اختیارات کی تقسیم کی روشنی میں مرکزی وزارتوں کی تنظیم نو کے لئے صدر ایوب خاں نے کچھ عرصہ قبل قائم کی تھی۔ کمیٹی نے جس کے سربراہ اقتصادی رابطہ کے وزیر مسٹر محمد شعیب ہیں غور و خوض مکمل کر کے اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اطلاعات، نشریات اور تعلیم کے محکمے ایک ہی وزارت کے پاس ہوں۔ ریلیں صوبوں کو منتقل کر دی گئی ہیں جس کے پیش نظر کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ وزارت ریلوے و مواصلات کا نام وزارت مواصلات رکھا جائے اور اس میں ریلوں کا ایک شعبہ قائم کیا جائے۔ مزید برآں وزارتِ بحالیات کو کسی اور وزارت میں ضم کر دیا جائے اور وزارت امور کشمیر صدر کے سیکرٹریٹ کا ایک حصہ ہو۔ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ ریاستوں اور سرحدی علاقوں کی وزارت کو وزارت امورِ داخلہ کا ایک حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت صنعت ایک الگ وزارت رہے اور تجارت، دفاع، امور خارجہ صحت اور سماجی بہبود کی وزارتیں بدستور برقرار رہیں۔ مزید برآں وزارتِ قانون میں پارلیمانی امور کا شعبہ قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس کے بعد اس کا نام وزارتِ قانون و پارلیمانی امور ہوگا۔ امید ہے کہ خوراک و زراعت کی وزارت میں بھی کچھ تبدیلیاں کی جائیں گی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ وزارتِ خزانہ میں اہم تبدیلیاں نہیں کی جائیں گی۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تنظیم نو کی وجہ سے ملازمین میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔ سرکاری ملازمین کو صوبائی محکموں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

ٹڈی دل کے اتلاف کی مہم

کام نہ کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی

راولپنڈی ۱۳ اپریل۔ راولپنڈی ڈویژن کی ٹڈی دل کنٹرول کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹڈی دل کے اتلاف کے سلسلہ میں فرائض انجام نہ دینے والے سرکاری ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی یہ فیصلہ ٹڈی دل کو ختم کرنے کے سلسلہ میں تمام متعلقہ محکموں کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جب تک ڈویژن میں ٹڈیوں سے پیدا شدہ صورت بہتر نہیں ہو جاتی ضلعی محکمہ زراعت کے کسی ملازم کو اعلیٰ حکام کی اجازت کے بغیر رخصت نہیں دی جائے گی۔ دریں اثنا پورے ڈویژن میں ٹڈیاں ان کے

جنرل ٹانک GENERAL TANIC

کثرت محنت۔ تفکرات اور پریشانیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی دماغی اور اعصابی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ایک عمدہ ٹانک،

قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس ۴/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

چندہ وقفِ جدید — ایک قابلِ تقلید مثال

مکرم و محترم الحاج خان صاحب چوہدری فضل الدین صاحب ایم بی ای نے اپنی وفات سے قبل ستمبر ۱۹۶۱ء میں وصیت کی تھی کہ ان کی جائیداد میں سے مبلغ پانچ صد روپیہ بطور چندہ ہر سالہ وقف جدید کو دیا جایا کرے۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چل کر سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق بخشے آمین۔

مرحوم مغفور کے فرزند رشید مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آف واپڈا لاہور نے اپنے والد بزرگوار کی وصیت کے مطابق رقم مبلغ پانچ صد روپیہ ارسال کر دی ہے۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

صاحب ثروت اور خدمت دین کا درد رکھنے والوں کے لئے یہ ایک قابل تقلید مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے مال عطا کرے چاہیئے کہ وہ اسے خدمتِ دین کے لئے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مزمل میں فرماتے ہیں کہ اللہ کو خوش کرنے کے لئے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس پاؤ گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔

[redacted]

مغربی پاکستان میں گوردواروں کی مرمت پر ساڑھے ۶ لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں

پنجہ صاحب میں بیساکھی کا میلہ آج شروع ہوگا ہزاروں سکھ یاتری شرکت کریں گے

راولپنڈی ۱۳ اپریل حکومت پاکستان گزشتہ سال میں مغربی پاکستان میں گوردواروں کی وقتاً فوقتاً مرمت پر ساڑھے چھ لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک کے دو برسوں میں گوردواروں کی مرمت پر پونے تین لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں

حسن ابدال میں پنجہ صاحب کے مقام پر بیساکھی کا میلہ آج (جمعہ) شروع ہو رہا ہے اس میں شرکت کے لئے بھارت، ایران اور دوسرے ملکوں سے دو ہزار سے زیادہ سکھ یاتری پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ میلہ میں شرکت کے بعد سکھ یاتری راولپنڈی ننکانہ صاحب ایمن آباد، پشاور اور سیالکوٹ بھی جائیں گے ان میں ایران کے ساٹھ سکھ بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے سکھ یاتریوں کے لئے آمد و رفت، رہائش اور کھانے پینے کی سہولتوں کے انتظامات کئے ہیں۔ پاکستان

پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق راولپنڈی کے ضلعی حکام نے سکھ یاتریوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اپنے آبائی گھر دیکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس مقصد کے لئے انہیں عارضی ویزے دے دیئے گئے ہیں۔

• انڈے اور بچے تلف کرنے کی مہم جاری ہے صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ٹڈیوں کے انڈوں اور بچوں کے بارے میں صحیح اطلاع دینے والوں کو پچاس روپے نقد تک کے انعامات دیئے جائیں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴